

آنکھیں شمع فروزاں کی ہوئیں تھیں۔ مجھے دو سال قبل مدینہ منورہ کی زیارت کے موقع پر ایک خواب سنایا کہ کچھ عوارض اور تنگ دستی کی بناء پر مجھے اپنے بڑے بھائی مولانا سعد اللہ حقانی حالاً مقیم اسلامک سنٹر بریڈ فورڈ نے کہا کہ تم بھی پیہر وغیرہ تیار کر لو یہاں انگلینڈ منتقل ہو جاؤ تو سہولت ہو جائے گی، لہذا مجبوراً میں نے کاغذات اور جانے کیلئے دیگر دستاویز کی تیاری شروع کر دی تو ایک رات خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی کہ وہ مجھ سے معاملہ فرما رہے ہیں اور کافی محبت و شفقت کے ساتھ گلے سے لگائے رکھا ہے بڑی دیر تک اپنے ہاتھوں کو مجھ سے لپٹائے رکھا۔ صبح میں خوشی خوشی مدینہ منورہ کے ایک بہت بڑے عالم دین اور عابد و زاہد شیخ سے ملنے کے لئے گیا اور ان سے رات کے مقدس خواب کے بارے میں استفسار کیا۔ تو جواب میں انہوں نے بتایا کہ کہیں تم مدینہ منورہ سے نقل مکانی کی سوچ تو نہیں رہے؟ میں نے کہا کہ مجبوراً کچھ عرصہ کے لئے کمزور سا ارادہ تو کر لیا ہے۔ تو انہوں نے فرمایا کہ تم اب مدینہ منورہ سے کہیں بھی نہیں جاؤ گے کیونکہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں یہاں سے جانے سے منع کر دیا ہے۔ لہذا اس بشارت کے بعد تو میں مرنے تک یہاں سے نہیں جاؤں گا۔ مولانا صفی اللہ کا یہ خواب کس قدر سچا ثابت ہوا۔ دیا رحیب صلی اللہ علیہ وسلم سے عمر بھر وابستگی رہی اور تو اور یہاں پہنچنے والوں کی کشش براداری اور خدمت گزاری کو اپنا فریضہ بنا لیا تھا اور آخر کار ہمارا یہ مدنی دوست اور دائمی میزبان جب اس کی جوانی کا سورج اپنے پورے عروج پر تھا اچانک جمعہ المبارک کی صبح مسجد قبا میں فجر کی نماز پڑھنے کے بعد سڑک عبور کرتے ہوئے ایک انتہائی برق رفتار موٹر سائیکل سوار کی ٹکڑ کے باعث گر پڑے اور زخمی ہونے کے بعد کچھ دیر سجدے میں جا کر مسلسل کلمہ شہادت کا ورد کرتے ہوئے اس جہان فانی سے خلد بریں کی جانب چل پڑے۔ مسجد نبوی میں نماز جمعہ کے لاکھوں کے اجتماع کے موقع پر ان کا نماز جنازہ ادا ہوا اور جنت البقیع میں صحابہ کرامؓ کے احاطہ کے متصل قبر کیلئے جگہ بھی مل گئی۔ ان تمام ہدایت قرآن کو دیکھتے ہوئے اور مولانا مرحوم کی پاکیزہ زندگی اور عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ڈوبے ہوئے جذبہ کو دیکھ کر خداوند تعالیٰ سے قوی امکان ہے کہ ان شاء اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں بھی ایسے بلند و مقدس مقامات پر فائز کیا جائیگا۔

مولانا صفی اللہ مرحوم میرے انتہائی محبت اور محسن بھی تھے۔ کافی عرصہ قبل انہیں بحرین کے شہابی خاندان کے کسی ذریعے سے مدینہ منورہ کے ایک بہت بڑے شیخ نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کی مٹی عنایت فرمائی تھی اس کا مجھ سے ذکر کیا اور پھر میری خواہش پر یہ عظیم ترین ہدیہ ”کیمیائے سعادت“ چپکے سے مجھے بھی عنایت فرمایا۔ جس کی بدولت مجھ جیسے کم بخت اور گناہگار کی قسمت بھی نہ صرف جاگی بلکہ مجھ جیسے فقیر کے کچل کول کو بھی کائنات کی ساری دولت و ثروت سے بڑھ کر یہ نعمت عظمیٰ نہال و مالا مال کر گئی۔ اس جیسے عظیم دوست و محسن کے چھڑنے پر آج نہ صرف دل اور آنکھیں اٹکنا رہیں بلکہ شکستہ اور زخمی قلم کی آنکھ سیاهی کی بجائے خون کی برسات کر رہا ہے۔

شیخ الحدیث حضرت مولانا حافظ انوار الحق صاحب

سلسلہ خطبات جمعہ

عشق نبوی کا مرتبہ و مقام اور توہین رسالت کی سزا

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطان الرجیم بسم اللہ الرحمان الرحیم۔ وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيرًا وَنَذِيرًا وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ

(سورۃ السباء ۲۸)

ترجمہ: اور (اے نبی) ہم نے تمہیں تمام ہی انسانوں کیلئے بشیر و نذیر بنا کر بھیجا ہے مگر اکثر لوگ نہیں جانتے۔

دوسرے جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ

ترجمہ: اے ﷺ ہم نے جو تم کو بھیجا ہے تو یہ دراصل دنیا والوں کے حق میں ہماری رحمت ہے۔

ایک اور فرمان الہی ہے: وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ترجمہ: اور بلند کیا ہم نے ذکر تیرا۔

محترم حاضرین! آج سارے پاکستان بلکہ پورے عالم اسلامی میں خاتم النبیین ﷺ کی حرمت اور شان میں امریکہ کے ایک ریاست میں جس ملعون پادری نے فلم بنا کر توہین رسول ﷺ کی جس جسارت کا مظاہرہ کیا ہے اسکے خلاف اظہار مذمت کے لئے مظاہروں کا سلسلہ جاری ہے۔

عشق رسول ﷺ اور مسلم رعایا:

پیغمبر اسلام ﷺ کے خلاف نازیبا حرکات کی جرأت عالم کفر حضوٹ ﷺ کے متوالوں کی غیرت اور حمیت اسلامی کی کٹ کیلئے وفاقاً قائم کرتے رہتے ہیں۔ مسلم لہ کے رعایہ اور باشندے تو بجز اللہ جتنا ان کے بس میں ہوتا ہے جلوسوں، مظاہروں اور بیانات کی حد تک حضوٹ ﷺ سے عشق اور آنحضرت ﷺ والہانہ عقیدت کے لئے تن من و جن کی قربانی کیلئے کفن باندھ کر نکلتے ہیں مگر بد قسمتی سے ستاون مسلم ملکوں کے حکمران عالم کفر کے آلہ کار اپنے مفادات اور اقتدار کے بقاء کیلئے ٹس سے مس نہیں ہوتے۔ وہ مسلمان اور اسلام کے مدعی ہو کر بھی ایک دوسرے کو ذلیل و خوار اور نچا دکھانے کیلئے ایڑی چوٹی کا زور لگاتے ہیں۔ حالانکہ مسلمان کی دنیا میں افرادی قوت قریباً دو ارب کے قریب ہے۔ پیٹرول، سونے اور گیس کے ذخائر اور سب سے بڑھ کر جذبہ ایمانی کا ہتھیار وہ زبردان کے پاس ہے کہ اگر مسلم حکمرانوں کو اقتدار کی محسوس، ڈالروں اور سٹرنگ پونڈ کی محبت نہ ہوتی اور اپنے رعایا کے ساتھ مل کر گستاخ رسول کو متوہن جواب اور عالم کفر کی داشت اقوام متحدہ کو متحد ہو کر ان کے آنکھوں میں آنکھ ڈالتے تو دنیا میں کسی مافی کی لعل کو رحمتہ للعالمین اور اسلام کے شان میں خرافات کی جرأت نہ ہوتی۔ مسلمان حاکموں کی دینی بے غیرتی اور لاپرواہی کی وجہ سے میری جونز کی طرح فاتر اعقل مردود شخص کبھی قرآن اور کبھی شان رسول ﷺ کی عظمت اور تقدس کو داغدار کرنے کیلئے جھوٹ اور

خراقات پر پستی خاکے، ڈرامے اور فلم بنا کر مسلم دنیا کے ایمان پر گویا ایک ایسا ڈرون حملہ کر دیتا ہے جس سے دوا رب مسلمانوں کو بے چین کر دیتا ہے۔

تمام انبیاء کے متعلق مسلمانوں کا عقیدہ

محترم دوستو! تمام دنیا کے مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ آدم علیہ السلام سے محمد رسول اللہ ﷺ تک تمام انبیاء واجب الاحرام ہر مسلمان (نعمو باللہ) ہر نبی کے توہین پر اتنا دل گرفتہ اور آزرده ہوتا ہے جتنا کہ آقائے نامدار ﷺ کے (نعمو باللہ) احانت پر غم سے بڑھا ہوتا ہے۔ مسلمان کبھی یہ تصور بھی نہیں کر سکتا کہ اللہ کے کسی رسول کی بے عزتی کرے بلکہ مسلمان تمام انبیاء کے عزت و احترام کو اپنے ایمان کا لازمی جزو سمجھتا ہے۔ ماسوائے چند بے دین اور وہری لوگوں کے دنیا کے تمام اقوام اس پر متفق ہیں کہ اس سارے کارخانہ عالم بنانے اور چلانے والا ایک ذات ہے۔ جو اللہ وحدہ لا شریک ہے اور اس دنیا کا حقیقی حاکم و بادشاہ ہے۔ دنیا کے حاکم کے بھی کچھ لوگ وفادار اور بعض غدار ہوتے ہیں اسی طرح سارے عالم کے ایک بادشاہ یعنی خدا کے جو لوگ وفادار ہیں وہ مومن کے نام سے پکارے جاتے ہیں اور جو باغی ہیں ان کو کافر کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ انبیاء علیہم السلام اس حقیقی بادشاہ جو ذوالجلال والا کرام ہے کی وفادار رعایا کی جان و مال اور عزت و ابرو کے محافظ ہوتے ہیں اور اسکے ساتھ ساتھ مخالفین جو حقیقی بادشاہ مالک الملک کی مخالفت کریں انہیں تبلیغ کر کے سیدھے راہ اور بادشاہی قانون پر عمل کرنے کی کوشش کرتا ان کا فرض ہوتا ہے یہ فریضہ تمام انبیاء کا ہوتا ہے جسے انہوں نے اعلیٰ ترین طریقے سے ادا کیا۔ اب ہر نبی کے ماننے والے پر لازم ہے کہ ہر پیغمبر کو احترام و عزت کی حیثیت سے تسلیم کرے۔

رحمۃ للعالمین کا لقب:

اور پھر جس رحمۃ للعالمین کے ہم امتی ہیں۔ مالک الملک نے اسکے بارے میں فرمایا تو ماسا ارسلسنک الارحمۃ للعالمین یعنی آپ کو سارے جہاں والوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا گیا۔ یہ نہیں کہا گیا کہ صرف رحمۃ للمسلمین ہیں مظلوم ہوا کہ آنحضرت ﷺ ہر فرد بشر کیلئے رحمت بن کر اس دنیا میں تشریف لائے۔ قیامت کے موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء کے امام اور وہ ان کے پیچھے اقتداء کرنے والے ہوئے۔

مقام محمود اور شفاعت:

ارشاد نبوی ﷺ ہے:

عن ابی ابن کعب عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال اذا کان یوم القیامۃ کنت امام النبیین وخطیبہم وصاحب شفاعتہم غیر فخر (رواہ الترمذی)

حضرت ابی ابن کعب آنحضرت ﷺ سے روایت کر رہے ہیں کہ آپ نے فرمایا جب قیامت کا دن ہوگا تو میں مقام محمود میں کھڑا ہوں گا اور تمام انبیاء کا امام و پیشوا ہوں گا (جب کسی میں بھی بولنے کی طاقت نہ ہوگی) میں ان کی ترجمانی کروں گا۔ اور صاحب کی شفاعت اور سفارش کروں گا اور میں صاحب انوار فرشتوں کا ہوں گا۔

ان کی آمد کی ایک قوم قبیلہ یا علاقہ کے لئے تھی بلکہ قیامت تک آنے والے انسانیت کی دین و ایمان کی حفاظت کیلئے رحمت کا باعث اور اخلاق حسنہ کی تکمیل کیلئے تھی۔ جہاں ان کے مد نظر مسلمانوں کو بہترین اخلاق پر عادی کرنا تھا وہاں غیر مسلموں کیلئے بھی رحمت و شفقت کا ذریعہ بن کر برے اعمال اور انکے بدلے جہنم سے ان کو بچا کر بہترین اخلاق سکھاتا تھا۔

مکارم اخلاق کی تکمیل:

رہبر کامل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے:

عن جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال ان اللہ بعثنی لتمام مکارم الاخلاق و کمال محاسن الاعمال (رواہ الترمذی)

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آقائے نامدار ﷺ نے فرمایا اللہ نے مجھے اسلئے بھیجا کہ اچھے اخلاق کی تکمیل کروں اور اچھے کاموں کو پورا کروں۔

نیز ان کی سب سے بڑی خواہش یہ تھی کہ غیر مسلم کو بھی جیسے بھی ہو جہنم کے آگ سے بچایا جائے۔ ایسے واقعات کئی خطبات سے دوران آپ کو سنا چکا ہوں۔

زمین و آسمان میں سب سے افضل:

حضرت ابن عباسؓ نے دیگر انبیاء اور آسمان والوں پر آنحضرت کی بیان کرتے ہوئے فرمایا:

عن ابن عباسؓ قال ان اللہ فضل محمداً صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی اهل السماء فقالوا یا ابن عباس بم فضله اللہ علی اهل السماء قال ان اللہ تعالیٰ لاهل السماء ومن یقل منهم انی الہ من دونہ فذلک نحزہ جہنم کذلک نحزى الظالمین۔ وقال اللہ تعالیٰ لمحمد صلی اللہ علی وآلہ وسلم انا فتحتک ففتحاً مبیناً لیغفرلک اللہ ماتقدم من ذنبک وما تاخر قالو وما فضله علی الانبیاء قال قال اللہ تعالیٰ وما ارسلنا من رسول الا بلسان قومہ لیبین لهم فیضل اللہ من یشاء الخ قال اللہ تعالیٰ لمحمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وما ارسلناک الا کافہ للناس فارسلہ الی الحن والانس (رواہ الدارمی)

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک دن فرمایا اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کو تمام انبیاء اور اہل آسمان پر فضیلت عطا فرمائی اہل مجلس نے ابن عباس سے پوچھا اے ابن عباس اہل آسمان پر آنحضرت کو اللہ نے کس طور پر فضیلت دی ابن عباس نے کہا اللہ نے آسمان پر رہنے والے یعنی فرشتوں سے یوں خطاب فرمایا۔ جو یہ کہے کہ خدا کے سوا میں معبود ہوں تو ہم اسکو جہنم کی سزا دیں گے اور ظالموں کو ہم ایسی ہی سزا دیتے ہیں اور حضرت محمد ﷺ کو اللہ نے یہ فرمایا کہ (اے محمد ﷺ) ہم نے تمہارے لئے عظمتوں اور برکتوں کے دروازے پوری طرح کھول دیئے ہیں (جیسا کہ فتح مکہ ہوا) اور یہ بھی اسلئے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے ہیں۔

جس کا داعی غیر مسلموں کو بھی بدو عاہیں دیتے۔

غیر مسلموں کے لئے رحمت:

عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ قال قال قبل یارسول اللہ ادع علی المشرکین قال انی لم ابعث لعانا وانما بعثت رحمة (رواہ مسلم)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ روایت کر رہے ہیں کہ جب آپ ﷺ سے عرض کیا گیا کہ آپ دشمنوں (کافروں) کے حق میں بدو عاہ کریں تاکہ وہ ہلاک ہو جائیں اور ان کی جڑیں ختم ہو جائیں تو فرمایا مجھے (اللہ کی طرف سے) لعنت کرنے والا بنا کر نہیں بھیجا گیا بلکہ مجھ کو تو رحمت بنا کر بھیجا گیا اس نبی جس کو اللہ تعالیٰ نے رؤف رحیم کے لقب سے نوازا کی تعلیمات میں کافر معاهد کے قتل سے بھی مسلمانوں کو منع کر کے اس کے بدلے مسلمان قاتل سے قصاص لینے کا حکم دیا۔

عن عبداللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من قتل معاهد لم یرح رائحة الجنة وان ریحها توجد من مسیرة اربعین خریفا (رواہ بخاری)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو شخص عہد دینے والے (کافر) کو قتل کرے گا وہ جنت کی بو نہیں پائے گا۔ حالانکہ جنت کی بو چالیس برس کی مسافت سے محسوس ہوتی ہے حتیٰ کہ دشمن (کافروں) کے مزدوروں کو بھی قتل کرنے سے منع فرمایا۔
اس امام المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی سے ذاتی انتقام نہیں لیا اور نہ کبھی کسی کو مارا۔

پیغمبر اسلامؐ اپنی ذات کے لئے:

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے: ما انتقم رسول اللہ ﷺ لنفس شیء قط الا ان ینتھک فی حرمة اللہ فینتقم اللہ (بخاری و مسلم)

ترجمہ: حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ذات کیلئے کبھی کسی بات کا انتقام نہیں لیتے تھے البتہ اگر کوئی ایسی بات ہوتی جس کو اللہ نے حرام قرار دیا ہے۔ تو پھر اللہ کے حکم کے پیش نظر اس کو سزا دیتے تھے۔

محترم دوستو انسان تو انسان جانوروں کے ہارے میں بھی ان سے شفقت اور مہربانی سے پیش آنے کی تلقین کی۔

جانوروں کے لئے رحمت:

عن ابی ہریرہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اذا سافرتم فی الخضب فاعطو الابل حقها من الارض واذا سافرتم فی السنة فاسرعوا علیہا (رواہ مسلم)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ حضور ﷺ سے روایت کر رہے ہیں کہ آپ نے فرمایا جب تم ارزانی یعنی گھاس کی فراوانی کے زمانے میں اونٹوں پر سفر کرو تو ان اونٹوں کا ان کا زمین سے کھانے کا حق دو (یعنی ان کو

لوگوں نے عرض کیا اچھا فرمائیے اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء پر آنحضرت ﷺ کو کس طور سے فضیلت دی ہے حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے دوسرے انبیاء کی بابت اس طرح فرمایا ”ہم نے ہر نبی کو اس کی قوم کی لغت یعنی زبان کے ساتھ بھیجا تاکہ وہ قوم کے سامنے خدا کے قوانین اور احکام بیان کرے اور اللہ جسکو چاہے گمراہ کرتا ہے جسکو چاہے ہدایت دیتا ہے مگر اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کے ہارے میں فرمایا۔ اے محمد ﷺ ہم نے آپ کو تمام لوگوں کیلئے رسول بنا کر بھیجا جس آپ کو اللہ تعالیٰ نے جن دونوں کا پیغمبر بنا کر بھیجا ہے۔

بعثت نبوی کا مرتبہ و مقام:

اس آخری آیت کریمہ سے معلوم ہو جاتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت اور نبوت کسی مخصوص علاقہ، انسانوں کے مخصوص طبقات کے لئے نہیں بلکہ آپ کو مبعوث کرنے کا مقصد تمام نوع انسانی کو راہ راست پر لانا تھا۔ حدیث کے خلاصہ سے معلوم ہوا کہ دیگر انبیاء اور فرشتوں پر آنحضرت کی فضیلت و عظمت زیادہ ہے وہ اس طرح کہ اللہ جل جلالہ کے اس فرمان میں نہ صرف نہایت سخت انداز اور رب کا اظہار فرمایا بلکہ اس کے ساتھ ساتھ سخت عذاب کی وعید بھی سنا دی گئی اور جب امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب سے نوازا گیا تو انتہائی مہربانی کرم اور شفقت و رأفت کا انداز اپنایا گیا اسکا اندازہ آپ حضرات نے ان دونوں آیات کے ترجمے سن کر لگایا ہوگا۔ اسکے علاوہ رب کائنات نے محبوب خدا ﷺ کو رحمت کے نبی کے لقب سے نوازا کر فرمایا و ما ارسلناک الا رحمة للعالمین۔ ہم نے آپ کو تمام عالم کے لئے رحمت بنا کر بھیجا۔

رحمت عالم کا بچوں سے شفقت و محبت

محترم حاضرین! حضور اکرم ﷺ نہ صرف انسانوں اور بڑوں کیلئے رحمت اور ان پر مہربان تھے۔ بلکہ چھوٹے بچوں سے اس حد تک پیار کرتے کہ اپنے غلام زادہ حضرت اسامہؓ کی ناک کو صاف کرنے کی ڈیوٹی بھی خود سرانجام دیتے۔ دشمن اور دوست کی بھی اس کے دل میں کوئی تمیز نہ تھی۔ جب بچے حضور ﷺ کو دیکھتے تو ہر ایک آنحضرت ﷺ کی گود کی طرف لپکتا اور حضور ﷺ ان کو اٹھاتے اور ان سے پیار کرتے۔ جو میٹھی چیز میسر ہوتی بچوں کو کھلاتے ایک طرف جمہولی میں اگر لو اسے رسول حضرت حسن یا حسینؓ ہوتے تو دوسرے ران پر اپنے غلام جسکو محتفی کی حیثیت سے پالا تھا کے بیٹے اسامہ کو بٹھائے رکھتے۔ ایک دفعہ راستے میں تشریف لیجاتے ہوئے ایک بچہ کو دیکھا جو اکیلے پریشان اور رونے کی کیفیت اس پر طاری تھی۔ حضرت ﷺ نے پوچھا بیٹے کیا وجہ ہے اور بچے کھل کود میں مصروف اور تم اکیلے مغموم بیٹھے ہوئے بچے نے کہا میرا باپ فوت ہو گیا ہے اور والدہ نے دوسری شادی کر لی۔ میرا کوئی سر پرست اور تربیت کنندہ نہیں۔ سر پائے رحمت دو عالم نے فرمایا کیا تم کو یہ پسند نہیں کہ محمد ﷺ تمہارے باپ ہوں۔ حضرت عائشہؓ جو حضور کی پسندیدہ بیوی تھی تمہاری ماں ہو۔ اور جنت میں داخل ہونے والی عورتوں کی سردار حضرت فاطمہؓ تمہاری بہن ہو۔ بچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفقت اور تسلی سے بھرپور کلام کو سن کر خوش ہوا اور آقائے تاجدار ﷺ نے اسے اپنے آغوش رحمت میں لے لیا۔

چارہ وغیرہ کھانے کا موقع دو۔

سفر کے دوران ان کو روک کر وقفہ وقفہ سے گھاس کھانے کا موقع دو تاکہ وہ بھوکے پیاسے سفر کی مشقت سے محفوظ رہیں (اور جب تم قحط کے زمانے میں سفر کرو تو ان پر جلدی سفر کرو) (یعنی سفر کے دوران راستہ میں تاخیر نہ کرو تاکہ یہ حیوان سفر کے دوران اپنا خوراک نہ ملنے کی وجہ سے کمزوری میں مبتلا ہونے سے پہلے محکوم منزل مقصود پر پہنچا دیں۔

حیا عفت و پاک دامنی:

جنتی شرم و حیا ایک با حیا و شیزہ، کنواری لڑکی میں ہوتی ہے اس سے بڑھ آنحضرت ﷺ حیا، عفت اور پاک دامنی کا مجسمہ تھے۔ زمین پر چلتے ہوئے ایسا انداز ہوتا ہے کہ قل للمؤمنین یغضو من ابصارہم کا مجسمہ تھے۔

عن ابی سعید الخدری قال کان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اشد حیا من العنواء فی

خلرہا فاذا رأى شیاً یکرہہ عرفاہ فی وجہہ (بخاری و مسلم)

ترجمہ: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کہ آپ پردہ میں رہنے والی کنواری سے بھی زیادہ با حیا تھے جب کوئی خلاف مزاج طبیعت، غیر پسندیدہ یا غیر شرعی معاملہ پیش آتا تو ہم آنحضرت ﷺ کے چہرہ مبارک سے ناگواری محسوس کرتے۔

حیاء اسلام اور ایمان کی حصہ:

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم جس دور میں پیدا ہوئے۔ تہذیبی اقدار کا نام و نشان نہ تھا۔ اخلاقی نظام اور اسکی اقدار کو کوئی پہچاننا نہیں تھا آج کل کے مغربی اور غیر مسلم معاشرہ کی طرح رنگا ہوتا اور ایک ساتھ نہا فیشن بن گیا تھا۔ مرد و عورتوں کا نجس ہو کر بیت اللہ کا طواف کرنا ان کا محبوب مشغلہ تھا۔ حضور ﷺ نے مبعوث ہو کر اسکی خست ممانعت کی آپ نے فرمایا ”حیا اخلاق میں سے ہے الحیا لہائی الابخیر حیا سے صرف نیکی اور بھلائی آتی ہے حیا اسلام کا وصف مخصوص ہے جب شرم و حیا ختم ہو پھر جو مرضی میں آئے کرو اذا لم یستحی فاصنع ما شئت نیز آپ ﷺ نے فرمایا لکل دین خلق و خلق الاسلام الحیا

گستاخ رسول کی سزا:

معزز حاضرین۔ جو مذہب حیا اور عفت پر اتنا زور دے اور شرم و حیا پر زور دینے والا غیر محمد ﷺ خود بھی ان صفات کا نمونہ ہو، اسکے بارہ میں مرد و زمانہ میری جواز اور رشدی جیسے حواس باختہ اور فکری انتشار کے حامل افراد اور ان کے سر پرست اگر خرافات اور جھوٹ پر مبنی روایات و اسرے و غلطیات کا سہار لے کر ان کی عزت و حرمت کو کم کرنے کی ناکام کوشش کریں تو یہ ان کی اسلام دشمنی اور پاگل پن کا ثبوت ہے جسکی اسلام نے گستاخ رسول کی سزا اللہ نے نقل مقرر فرمائی۔

سلطان نور الدین زنگی کے خواب میں سرکارِ دو عالم کی زیارت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اپنے پیچھے دو کتے لگنے کا ذکر فرمانا گزشتہ جمعہ کے خطبے میں آپ سن چکے ہیں جب دوسرا شی راہب کی شکل میں پکڑے گئے تو ان کا علما کے کونسل نے اس فرمان الہی کی روشنی میں فیصلہ کیا۔

أَلَا تَقَاتِلُونَ قَوْمًا نَكَثُوا أَيْمَانَهُمْ وَهَمُّوا بِإِخْرَاجِ الرَّسُولِ وَهُمْ بَدَءُواكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ
 أَتَخْشَوْنَهُمْ فَاللَّهُ أَحَقُّ أَنْ تَخْشَوْهُ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ۝ فَاتِلُوهُمْ يُعَذِّبُهُمُ اللَّهُ بِأَيْدِيكُمْ وَ
 يَخْزِيهِمْ وَيَنْصُرْكُمْ عَلَيْهِمْ وَيَشْفِ صُدُورَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ

ترجمہ: ”خبردار تم ایسے لوگوں سے کیوں نہ لڑو جنہوں نے اپنی قسموں کو توڑ دیا۔ اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو
 نکلنے کا ارادہ کیا اور انہوں نے پہلے تم سے عہد شکنی کی کیا تم ان سے ڈرتے ہو۔ اللہ زیادہ عقدار ہے کہ تم ان
 سے ڈرو۔ اگر تم ایماندار ہو۔ ان سے لڑو تاکہ اللہ انہیں تمہارے ہاتھوں سے عذاب دے اور ان کو ذلیل
 کر دے اور تمہیں ان پر غلبہ دے اور مسلمانوں کے دلوں کو ٹھنڈا کر دے۔“

مسلمانوں پر اللہ جل جلالہ کے بے انتہا احسانات ہیں سب سے عظیم نعمت اسلام کی ہے اور یہ ایمان جس ذات کے
 صدقے ملی وہ امام الانبیاء فخر الرسل، خاتم النبیین محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں۔ اللہ کی ذات کو ہم نے ان کے ذریعہ پہچانا۔ رب کی عبادت کا
 طریقہ اس نے سکھایا۔ پاکیزہ زندگی گزارنے کے طور طریقہ آنحضرت کے ذریعہ معلوم ہوئے۔ ہدایت اور کامیابی کے راز اس کے
 ذریعہ معلوم ہوئے اخلاق حسنہ خصوصاً حیا اور پاک دامنی کے حصول کے ذریعہ اس مقدس ہستی نے بتلائے اس لئے مسلمان
 اس وقت تک کامل مسلمان نہیں بن سکتا جب تک حضور کے اس ارشاد کا مصداق نہ بنے۔

عن انس رضی اللہ عنہ انه قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لا یؤمن احدکم حتی
 اکون احب الیہ من والدہ وولده والناس اجمعین (بخاری و مسلم)

ترجمہ: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا انسان اس وقت تک مسلمان نہیں بن سکتا
 جب تک وہ آنحضرت سے محبت اپنے ماں باپ اولاد اور تمام مخلوقات سے بڑھ کر نہ کرے۔“

محترم حاضرین! ہمیں کفار کی اسلام دشمنی رسالت ﷺ کی بے حرمتی سے خوف زدہ ہونے کی بجائے عشق رسول ﷺ میں مزید
 شدت پیدا کر کے ان کے تعلیمات پر عمل سے اسے عام کرنا چاہیے اور اسکے ساتھ مدلل انداز میں کفار و اغیار کے اعتراضات کا
 جواب دے کر منہ توڑ جواب دیا جائے۔ ان بد بختوں کی بے حرمتی سے سردارِ دو عالم ﷺ کی شان میں کوئی کمی نہیں آئی جس کی شان
 اللہ تعالیٰ و رفیعناک لک ذکرک کے مطابق بلند کرے تمام دنیا ملکر بھی اس کی عزت اہم کو کم نہیں کر سکتی۔ انشاء اللہ نماز جمعہ کے
 بعد تمام حضرات دارالعلوم حقانیہ سے شروع ہونے والے جلوس میں وقار، متانت، سکون اور پرامن انداز میں شامل ہو کر آنحضرت
 ﷺ سے محبت کا اظہار کریں۔ بسوں، گاڑیوں، فوجی و سرکاری املاک کو توڑنے سے احتراز کریں۔ یہ پاکستانی قوم کے امثالہ جات
 ہیں۔ انسانی جانوں کا ضیاع، اپنے املاک کی تباہی میری جواز اور اسکے سر پرستوں کا ایجنڈا ہے اگر ہم ایسا کریں گے تو اسپر دشمن خوشی
 کی بھلیں بجا کر ہماری تباہی و بربادی پر مزید جشن منائیں گے۔ انسانی حقوق کے نام نہاد علبردار این جی اوز اقوام متحدہ اور سلامتی
 کونسل اگر تحفظ مذہب کا قانون بوجہ نہیں بنا سکتے تو اخلاقی جرات کا مظاہرہ کرتے ہوئے ہوئے تحفظ یہودیت کے قانون کو بھی ختم
 کر دیں۔ رب کائنات آقائے دو جہاں کے محبت اور حرمت کے صدقے ہم سب کو حقیقی مسلمان بننے کی توفیق دے۔